اخبار و آثار

پاکستان شریعت کونسل کا اجلاس

۳۱ / مارچ کو جامع مسجد سیدنا عثمان غنیؓ اسلام آباد میں پاکستان شریعت کونسل کی مرکزی مجلس مشاورت کا ایک اہم اجلاس مولانا فداء الرحمٰن درخواستی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس کے شرکاء میں مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مفتی محمد نعمان، مفتی محمد سیف الدین، جناب صلاح الدین فاروقی، حافظ سید علی محی الدین، جناب سعید اعوان، مولانا تنویر احمد علوی، قاری عبید اللہ عامر، مولانا محمد ادریس ڈیروی، مولانا سعید اللہ خان قاسم، مولانا محمد ادریس علوی، مولانا عبد الرزاق، حافظ پیر ریاض احمد چشتی، مولانا عبد الخالق، قاری محمد اکرم مدنی، پروفیسر حافظ ظفر حیات اور مولانا ممتاز الرحمٰن بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ مولانا محمد رمضان علوی اجلاس کے میزبان تھے جبکہ راقم الحروف نے ملکی صورت حال اور مشرق وسطٰی میں یمن کے تنازعہ کے حوالہ سے تفصیلی گفتگو کی۔

اجلاس میں سپریم کورٹ آف پاکستان میں اٹارنی جنرل کی طرف سے پیش کردہ اس بیان کا جائزہ لیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ دستور پاکستان کا کوئی ایسا بنیادی ڈھانچہ موجود نہیں ہے جس کی پابندی پارلیمنٹ کے لیے ضروری ہو۔ اس کے مضمرات ونتائج پر تفصیلی غور وخوض کے بعد اس رائے کا اظہار کیا گیا کہ قیام پاکستان کا مقصد مسلمانوں کی جداگانہ تہذیب کا تحفظ، اسلامی احکام وقوانین کے مطابق معاشرہ کی تشکیل اور امت مسلمہ کے دینی ونظریاتی تشخص کا اظہار تھا اور اس سلسلہ میں تحریک پاکستان کے دوران قائد اعظم محمد علی جناح اور دیگر قائدین کے واضح بیانات پاکستان کے بنیادی دستوری ڈھانچہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جبکہ قیام پاکستان کے بعد منتخب دستور ساز اسمبلی نے ''قرارداد مقاصد'' منظور کر کے اسی بنیادی ڈھانچہ کو دستوری شکل دی تھی۔ اس لیے دستور پاکستان کے کسی بنیادی ڈھانچے کی موجودگی سے انکار نظریہ پاکستان اور وطن عزیز کے اسلامی تشخص کی نفی کے مترادف ہے جس پر وفاقی حکومت کو اپنے موقف کی وضاحت کرنی چاہیے اور اٹارنی جنرل کے بیان سے پیدا ہونے والے ابہام کو دور کرنا چاہیے ورنہ اسے پاکستان کو سیکولر ریاست بنانے کی طرف قدم قرار دیا جائے گا۔ اجلاس میں طے پایا کہ اس سلسلہ میں پاکستان شریعت کونسل کی طرف سے سپریم کورٹ آف پاکستان میں تحریری طور پر یادداشت پیش کی جائے گی۔

اجلاس میں مشرق وسطٰی کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے سعودی عرب کی سالمیت ووحدت کے دفاع کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ حالات گزشتہ تین

عشروں کی طویل کشمکش کا نتیجہ ہیں جس کے دوران سعودی عرب کے گرد گھیرا تنگ کیا گیا ہے۔ مگر اس مہم کے آخری لمحہ میں عرب لیگ کو ہوش آیا ہے کہ اس نے عرب ممالک کی متحدہ فوج کی تشکیل اور یمن کی خانہ جنگی میں باغیوں کا راستہ روکنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ان حالات سے سعودی عرب کی سالمیت و وحدت اور خاص طور پر حرمین شریفین کے لیے جو خطرات سامنے آئے ہیں انہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ حرمین شریفین کے تقدس کا مسئلہ صرف سعودی عرب اور عرب ممالک کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا ہے، حرمین شریفین کے مستقبل کے حوالہ سے جو امکانات نظر آ رہے ہیں وہ دنیا کے ہر مسلمان کے لیے شدید تشویش و اضطراب کا باعث ہیں اور حرمین شریفین کا تحفظ و دفاع باقی تمام امور پر مقدم ہے۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ان حالات میں حکومت پاکستان کی طرف سے سعودی عرب کے دفاع کا اعلان وقت کی اہم ضرورت اور ملت اسلامیہ کے جذبات کی نمائندگی ہے۔ پاکستان شریعت کونسل اس کی مکمل حمایت کا اعلان کرتی ہے اور اس کے ساتھ ہی وزیر اعظم میاں نواز شریف سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس سلسلہ میں عالم اسلام کی رائے عامہ اور اسلامی سربراہ کانفرنس تنظیم کو متحرک کیا جائے اور مسلم حکمرانوں کا اجلاس فوری طور پر طلب کر کے مشرق وسطیٰ کے مسئلہ میں مثبت اور مؤثر کردار ادا کیا جائے۔

اس موقع پر اجلاس میں پاکستان شریعت کونسل کی تنظیم نو کا فیصلہ کیا گیا اور امیر مرکزیہ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی کو اختیار دیا گیا کہ وہ ملک بھر میں کونسل کی تنظیم نو کے لیے اقدامات کریں۔ نیز یہ بھی طے پایا کہ مختلف شہروں میں پاکستان شریعت کونسل کے حلقے قائم کیے جائیں جو انتخابی اور گروہی سیاست سے الگ تھلگ رہتے ہوئے خالصتاً علمی و فکری بنیادوں پر نفاذ اسلام کے لیے محنت کریں گے اور اس میں کسی بھی جماعت کے اصحاب فکر شامل ہو سکیں گے۔ جبکہ پاکستان شریعت کونسل دینی و سیاسی جماعتوں کے باہمی تنازعات میں فریق بننے سے گریز کرے گی بلکہ ان میں باہمی رابطہ و تعاون کے فروغ کے لیے کام کرے گی۔

الشریعہ اکادمی کے اساتذہ کا دو روزہ مطالعاتی دورہ

اپریل کو الشریعہ اکادمی کے اساتذہ و رفقاء کے لیے اسلام آباد کے ایک مطالعاتی دورے کا اہتمام کیا گیا۔ وفد الشریعہ اکیڈمی کے چھ اساتذہ اور ایک رفیق کار پر مشتمل تھا۔ مطالعاتی دورہ کا مقصد مختلف تعلیمی اداروں کے نظام ونصاب کا مطالعہ کرنا اور ان سے استفادہ کی صورتوں پر غور کرنا تھا۔ وفد کے سفر کی پہلی منزل ہری پور میں مولانا وقار احمد کی رہائش گاہ تھی جہاں اس دو روزہ دورہ کی اگلی منازل مشاورت سے طے کی گئیں۔

وفد کی پہلی ملاقات ہائی ٹیک یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے صدر ڈاکٹر طفیل ہاشمی صاحب سے ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف سے متعلقہ موضوع پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ ملاقات کے آخر پر وہ وفد کو رخصت کرنے کے لیے اپنے دفتر سے نکل کر کافی دور تک ہمراہ تشریف لائے اور الوداعی مصافحہ سے پہلے فرمایا:

''مولانا عبیداللہ انور رحمہ اللہ میرے استاذ ہیں۔انہوں نے مجھے بتایا کہ مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی کام کرنے نکلو تو اس کو پورا کر کے ہی واپس لوٹو ورنہ تم خود نہ لوٹنا (یعنی زندہ نہ پلٹو)۔

حضرت سندھی نے یہ بھی فرمایا: مجھے میری والدہ نے دہی لینے بھیجا۔قریب سے نہ ملا، اگلے چوک سے بھی نہ ملا، میں چلتا رہا، یہاں تک کہ بھاٹی دروازہ تک آیا اور دہی لے کر ہی گیا۔''

دوسری ملاقات مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے چیئرمین جناب عامر طاسین صاحب سے ہوئی۔وہ علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے نواسے ہیں اور ان کا تعلق اور وابستگی بھی مذہبی حلقوں سے بہت گہری ہے۔موصوف نے مدرسہ ایجوکیشن بورڈ اور اس کے تحت چلنے والے تین ماڈل مدارس کا تفصیلی تعارف کروایا اور اس ادارہ کو مزید بہتر اور فعال بنانے میں اپنی حالیہ کاوشوں کا بھی ذکر کیا۔

تیسری ملاقات محترم الیاس ڈار صاحب (سابق جائنٹ سیکرٹری حج وعمرہ/ بانی وچیئرمین دعوت فاؤنڈیشن) سے ہوئی۔موصوف نے ان تمام کورسز کا تعارف کروایا جو ''دعوت فاؤنڈیشن'' کی طرف سے مختلف شعبوں سے منسلک افراد کو کروائے جاتے ہیں۔

چوتھی ملاقات جناب مفتی محمد سعید خان صاحب سے ندوۃ لائبریری (نزد چھتر پارک) میں ہوئی۔ایک لاکھ کے قریب کتب پر مشتمل یہ لائبریری ایک پُر فضا مقام پر واقع ہے اور اصحاب ذوق کو وہاں قیام، طعام کی سہولت کے ساتھ لائبریری سے مکمل استفادہ کی اجازت ہے۔یہ لائبریری اپنے مؤسس و منتظم مفتی سعید خان صاحب کے ذوق و جستجو کا مظہر اور تحقیق کا ذوق رکھنے والے علماء کے لیے ایک خاص نعمت ہے۔جب مفتی صاحب کو وفد کی حاضری کا مقصد بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ تین چیزوں کا خیال رکھیں:

۱۔طلباء کی تربیت، رویوں کی اصلاح کا اہتمام کریں، رمضان کہیں گزارنے کا بندوبست کریں۔

۲۔طلباء میں قدیم عربیت اور عربی ادب کی استعداد پیدا کریں۔

۳۔تاریخ سے استنباط سکھائیں۔

مفتی صاحب نے تاریخ سے استنباط کے حوالے سے دو تاریخی واقعات کا تذکرہ کیا:

مامون الرشید کو جب احساس ہوا کہ اپنا جانشین مقرر کرے تو ایک ماہ تک مشاورت کرتا رہا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ عباسیوں میں کوئی اس کا اہل نہیں تو اپنے خاندان کو چھوڑ کر سادات میں تلاش کی۔اس کی نظر انتخاب حضرت علی رضا رحمہ اللہ پر پڑی اور اس نے ان کو اپنا ولی عہد مقرر کر دیا لیکن عباسیوں نے اس پر بغاوت کر دی۔مامون الرشید بغاوت کو فرو کرنے راتوں رات سفر کر کے بغداد پہنچا، لیکن تین سال کے اندر اندر حضرت علی رضا رحمہ اللہ انتقال فرما گئے (یا انہیں زہر دیا گیا) اور خلافت دوبارہ عباسیوں میں چلی گئی۔علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ یہاں فرماتے ہیں کہ:

''اگر کوئی قوم کسی خیر کے کام کو نہ چاہتی ہو تو وہ ان پر جبراً مسلط نہیں کیا جا سکتا۔''

دوسرا واقعہ شاہ اسحٰق رحمہ اللہ کا ہے۔حضرت کی زبان میں لکنت تھی اور بولنے میں دشواری ہوتی تھی۔ایک عیسائی

پادری نے مغل بادشاہ، شاہ عالم کے دربار میں آ کر دعویٰ کیا کہ اگر ہماری انجیل میں تحریف ہوئی ہے تو آپ کی کتاب قرآن مجید میں بھی تحریف ہوئی ہے اور آپ کا کوئی عالم میرے اس دعوے کو رد نہیں کر سکتا۔ شاہ عالم نے علماء سے رجوع کیا تو انہوں نے شاہ اسحٰق کا نام پیش کر دیا کہ وہی اس پادری سے مناظرہ کر سکتے ہیں۔ شاہ صاحب کو طلب کیا گیا۔ آپ نے بات شروع فرمائی اور بالآخر عیسائی مناظر کو شکست ہوئی اور آپ نے اسے لاجواب کر دیا۔ جب شاہ اسحٰق رحمہ اللہ دربار سے باہر آئے تو عوام اور علماء کا ایک جمِ غفیر استقبال کے لیے موجود تھا اور سب مبارکباد دے رہے تھے۔ شاہ صاحب ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر علماء سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: ارے مولویو! مجھے معلوم ہے تم نے پادری کے ساتھ مناظرہ کے لیے میرا نام اس لیے پیش کیا تھا کہ مجھے شکست ہو اور بادشاہ کے ہاں میرا مرتبہ گر جائے اور تمہاری جگہ بن جائے، لیکن بے وقوفو! تم نے ذرا یہ نہ سوچا کہ اگر میں ہار جاتا تو لوگ یوں نہ کہتے کہ شاہ اسحٰق ہار گیا ہے بلکہ یہ کہا جاتا کہ اسلام ہار گیا ہے۔ مفتی سعید خان صاحب نے فرمایا کہ یہ حسد کی بیماری ہمیں اپنے سے نکالنا ہوگی۔

مفتی سعید خان صاحب نے مزید فرمایا: ہماری شدید خواہش تھی کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ ''تاریخ دعوت وعزیمت'' کی ایک اور جلد لکھ کر اسے مکمل فرما دیں اور سیّد احمد شہید رحمہ اللہ کے بعد کی تحریکات کے حالات بھی قلمبند ہو جائیں (جیسے جمال الدین افغانی، الجزائر کے سنوسی، ترکی کے فتح اللہ گولن، مصر کے حسن البناء، حجاز کے محمد بن عبدالوہاب اور مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ وغیرہ)۔ ایک مجلس میں عرض کیا گیا تو سرد آہ بھری اور فرمایا: بھائی، اب کوئی کرے تو کرے، ہم سے تو اب نہیں ہوتا۔

دورہ کے آخر میں ادارۂ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے مجلّہ ''فکر ونظر'' کے نائب مدیر جناب مولانا سید متین شاہ صاحب سے بھی مختصر ملاقات ہوئی۔

اس دورے کے دوران میں مدارس کے نصاب ونظام کے حوالے سے جو تجاویز سامنے آئیں، انھیں الگ مرتب کیا جا رہا ہے اور الشریعہ اکادمی کے زیر اہتمام فکری مجالس میں ان پر غور وفکر کیا جائے گا۔

(رپورٹ: مولانا محمد عبد اللہ راتھر)